ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱	۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش	۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ ھ	۲۰ ماہ مئی ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۱۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق صبح ساڑھے نو بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کا گلا بیٹھا ہوا ہے۔ نیز بخار اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ اور کھانسی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں:۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ تاحال بیمار چلی آ رہی ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

کل دوپہر جناب شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس نے اپنے لڑکے حافظ بشیر احمد صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مولوی شیر علی صاحب

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”مخصوص علماء“ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ”اولیاء اللہ“ میں سے تھے

اہل پیغام کا بار بار ذکر نہ تو ہمیں پسند ہے۔ اور نہ ہی قارئین اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان لوگوں پر اچھی طرح حجت تمام کی جا چکی ہے۔ اور اب معاصر ”فرقان“ ان کے متعلقہ مسائل پر روشنی ڈالنے کے لئے بہت کافی ہے۔ لیکن پھر بھی ان لوگوں کی طرف سے بعض اوقات ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ کہ انہیں نظر انداز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس خیال سے کہ شاید کسی فریب خوردہ بھائی کو اسی بات سے ہدایت حاصل ہو سکے۔ اس کا ذکر کرنا ضروری ہو جاتا ہے:۔

حال میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا انتقال ہوا ہے۔ انہیں جماعت احمدیہ کو بُرا بھلا کہنے میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ جس کی تفاصیل میں جانے کی اس وقت ضرورت نہیں بہرحال ان کی وفات پر ان کے ہم خیال لوگوں کو صدمہ ہونا لازمی تھا۔ اور ہوا۔ اور اس تعلق کے علاوہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو چونکہ ان سے جسمانی رشتہ بھی تھا۔ اس لئے انہوں نے اس صدمہ کو زیادہ محسوس کیا۔ اس حد تک تو کوئی ہرج نہ تھا۔ مگر افسوس کا مقام یہ ہے۔ کہ ان کی مدح سرائی اور ان کی تعریفوں کے پل باندھنے میں جائز حدود سے تجاوز کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ ان کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بڑھا دیا گیا ہے:۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہ ”ایک معمولی انسان نہ تھے۔ بلکہ اولیاء اللہ میں سے تھے“ (پیغام صلح ۲۸۔ اپریل ۱۹۴۳ء)

لیکن ڈاکٹر صاحب کو اس فیاضی اور فراخدلی کے ساتھ زمرۂ اولیاء میں شامل کرنے والے یہی مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنے عقیدہ کا اظہار ان الفاظ میں کر چکے ہوئے ہیں۔

”حضرت صاحب از روئے الہام حدیث کے مخصوص علماء کی صف میں کھڑے ہیں“ (پیغام ۱۲ مئی ۱۹۴۰ء)

اب غور فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صرف مخصوص علماء کی صف میں کھڑے ہیں۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب زمرۂ اولیاء اللہ میں۔ ہم اہل پیغام کی خدمت میں دردمندانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بات پر غور فرمائیں۔ کہ کیا یہی وہ ایمان ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ اور یہی وہ صحیح اور ”غلو سے مبرا عقائد ہیں“ جنہیں دنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے ان لوگوں کے ساتھ شامل ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح جانشین۔ آپ کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور آپ کے صحیح مقام کو قائم کرنے والے ہیں۔ وہ اگر ان حقائق پر بہ انصاف غور فرمائیں۔ تو بہت فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کی ذہنیت یہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انکی وابستگی اور عقیدت کا اندازہ کرنا مشکل نہیں:۔

”ایں جا بیا“ اور جماعت احمدیہ

احمدیت کی مخالفت کے شوق میں بعض دفعہ سنجیدہ اور لکھے پڑھے لوگ بھی جس قسم کی بے بنیاد اور بے سروپا باتیں کہہ جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ مولوی نصر اللہ خان صاحب عزیز اپنے اخبار ”مسلمان“ (۱۰۔ مئی) میں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

مرزا غلام احمد متنبی قادیان نے بھی افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن کو لکھا تھا۔ کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔ اس پر امیر مرحوم نے جواب میں صرف اتنا لکھ بھیجا۔ کہ ایں جا بیا۔ خود ہمارے پاس آؤ“۔

معاصر موصوف کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کفٰی بالمرءِ کذبًا ان یحدث بکل ما سمع کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ بالخصوص ایک ایسی اہم مذہبی تحریک اور اتنا بڑا روحانی دعوےٰ کرنے والے بزرگ پر اعتراضات کی بنیاد تو سنی سنائی باتوں پر ہرگز نہ رکھنی چاہیئے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ تو کبھی امیر عبدالرحمٰن کو براہ راست کچھ لکھا اور نہ انہوں نے آپ کو کوئی جواب ہی دیا۔ باقی رہا ”ایں جا بیا“ کی دھمکی سو جماعت احمدیہ کے کئی ایک شہداء افغانستان کی سرزمین کو اپنے خون سے سیراب کر کے یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اس قسم کی باتیں حاملان صداقت کو ان کے رستہ سے ہرگز نہیں ہٹا سکتیں۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام اور امیر عبدالرحمٰن صاحب کے جانشین ”ایں جا بیا“ کا ڈرامہ عملاً دنیا کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ تو فرضی داستانیں بیان کر کے اپنی افسردہ محفل کے لئے گرمی کے سامان فراہم کرنے کی کوشش معاصر ”مسلمان“ کے لئے ہرگز مناسب نہیں۔ یہ ”ایں جا بیا“ کا تو ذکر کرتے ہوئے بھی ہمارے مخالفین کو شرم آنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالےٰ کے فضل سے اس فقرہ کے رُعب کو خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ پر نظر رکھنے والا کوئی شخص ”اس خوف“ کا ذکر ہمارے سامنے کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ افغانستان کا کوئی امیر تو کیا دنیا کی ساری طاقتیں بھی ایک

فلائٹ لفٹیننٹ میاں محمد لطیف صاحب کے متعلق تشویشناک اطلاع

قادیان ۱۸ مئی۔ کل رات بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ میاں محمد لطیف صاحب فلائٹ لفٹیننٹ ابن جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی جو ان دنوں محاذ برما پر ہیں۔ اور ہوائی جہاز لے کر اپنی ڈیوٹی پر گئے تھے واپس نہیں آئے۔ اور اس وقت تک گم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کی خیرو عافیت اور صحیح و سلامت واپسی کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں ؛

موضع ہیزم ضلع ہوشیارپور میں مناظرہ

۲ر جون ۱۹۴۳ء کو موضع ہیزم متصل ڈھڈہ ریلوے اسٹیشن بکیریاں لائن میں غیر احمدی صاحبان سے صبح آٹھ بجے سے آٹھ بجے شام تک وفات حیات مسیح اور ختم نبوت کی حقیقت پر مناظرہ مقرر ہوا ہے۔ ارد گرد کی جماعتیں ضرور شامل ہوں۔ نیز میاں نور محمد صاحب ساکن ہیزم سے مناظرہ کے انتظام میں ہر طرح تعاون فرمائیں۔ احباب یکم جون تک ہیزم پہونچ جائیں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا کا خزانہ ——— قرآن کریم

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

"قرآن کریم سب سے بڑی دولت ہے۔ . . . . اگر تمہارے دلوں میں قرآن شریف آجائے۔ تو یقیناً یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔ تم خدا کا خزانہ ہوگے۔ تمہارا مرنا خدا کے دین کا مرنا۔ تمہاری شکست خدا کے دین کی شکست اور تمہاری بربادی خدا کے دین کی بربادی ہوگی۔ پس ایسا کرو کہ ہر شخص قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہوجائے"۔ (الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

قادیان میں احباب کو ترجمۃ القرآن سکھانے کا انتظام ہو رہا ہے۔ حضور نے عید الفطر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ اور جلسہ سالانہ ایسے تین اہم مواقع پر جس وضاحت سے یہ تحریک فرمائی ہے۔ احباب اس سے آگاہ ہیں۔ بیرونی مجالس کے قائدین کرام اپنے اپنے طور پر احباب جماعت کو پڑھانے کا انتظام کریں۔ بعض مجالس کو انفرادی طور پر مخاطب کیا جا رہا ہے۔ یہ کام بہر حال بہت جلد شروع کر دینا چاہیئے ؛

خاکسار:۔ ناصر احمد نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آئندہ نصاب

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آئندہ سہ ماہی امتحان کے لئے "دعوۃ الامیر" تصنیف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صفحہ ۹۹ تا صفحہ ۱۹۶ مقرر کی گئی ہے۔ امید ہے احباب جماعت اور خدام بالخصوص اس امتحان میں کثرت سے شامل ہوں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پانچہزاری فوج کے سپاہیو!

"مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا۔ یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ اب وعدہ کرے۔ یا پہلے وعدے کو جلد سے جلد ادا کرے"۔

ہر وہ شخص جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہے وہ دیکھے۔ کہ کیا وہ اپنا عہد پورا کر چکا؟ اگر نہیں۔ تو ۳۱ مئی سے پہلے پہلے ادا کر کے رضائے الٰہی حاصل کرے ؛

خاکسار۔ فائنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اطفال کا نصاب

قائدین زعماء اور مربی حضرات کی اطلاع و تعمیل کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سہ ماہی رواں مختتمہ ۱۰ ہجرت (مئی) کے لئے حسب ذیل نصاب تجویز کیا گیا ہے۔ آپ عرصہ معینہ میں یہ نصاب پوری طرح تیار کرادیں۔ تا آئندہ سہ ماہی میں بچے اگلے کورس کی تیاری کے قابل ہوسکیں ؛

سات سے دس سال کے بچوں کو کلمۂ شہادت باترجمہ۔ مسجد میں آنے جانے کی دُعائیں اور آمین کے پہلے نو اشعار حفظ کروائیں۔ گیارہ سے پندرہ سال تک کے بچوں کو نصاب بالا کے علاوہ نماز کا ترجمہ سکھائیں۔ آخری پارہ کی دس سورتیں اور آمین کے دس اشعار (۱۰-۱۹) زبانی یاد کروائیں ؛

خاکسار:۔ مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ

قادیان دارالامان میں آنیکا اہم مقصد

جب تک انسان اپنے پیرو مرشد کی ہدایت پر کلیتہً عمل نہیں کرتا۔ اس کے فیض سے بھی صحیح معنوں میں مستفیض نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ جسمانی لحاظ سے اس کے قریب ترین مقام میں رہائش اختیار کرلے۔ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بیویاں باوجود قریب ترین تعلق کے ان مقدس وجودوں سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ ان دونوں نے مخالف طریق اختیار کر رکھا تھا۔ قادیان میں آنے والے احباب کو بھی یہ ہدایت پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فرمان یوں درج ہے۔ "ایک مرتبہ کسی نے کہا۔ کہ میں تجارت کے لئے یہاں آنا چاہتا ہوں۔ فرمایا یہ نیت فاسد ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے۔ اور اصلاح عاقبت کے لحاظ سے یہاں رہنا چاہیئے۔ نیت تو یہی ہو۔ اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو۔ تو حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے شہر موزوں نہیں۔ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے وہ خدا کا فضل سمجھو"۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواستہائے دُعا:۔ (۱) خاکسار مولوی مبارک علی صاحب سابق مبلغ جرمنی حال انچارج احمدیہ مشن بنگال آنکھ کی تکلیف کے باعث کلکتہ میڈیکل کالج ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۲) مرزا مبارک بیگ صاحب مغلپورہ لاہور کی والدہ صاحبہ اور دادی صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) امیر اللہ خانصاحب اٹھیلہ کی پوتی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۲۳ر مئی بروز اتوار یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے لئے مقرر ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب ابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس حال مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۹)

دورانِ قیامِ قادیان میں میری مرحومہ بیوی نے بتلایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچے حضرت اُم المؤمنین صاحبہ کے ساتھ ہمسایہ کے گھر کسی تقریب پر گئے ہوئے تھے۔ کہ اتنے میں آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے۔ اور بادل گرجنے لگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی گھبراہٹ میں مکان کے صحن میں ٹہلتے ہوئے فرمانے لگے "مجھے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے جو عذاب کے متعلق ہیں کہیں آج ہی پورے نہ ہوں" اور دادی صاحبہ کو (جو حضورؑ کی خادمہ تھیں) انہیں بلا کر فرمایا۔ کہ فوراً جاؤ۔ اور بیوی صاحبہ سے کہو کہ بچوں کو لے کر فوراً چلے آئیں:۔

پھر فرمایا۔ کہ "اس گھر کے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ میں اس کو محفوظ رکھوں گا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا۔ کہ میری بیوی اور بچے باہر رہیں"۔

(۱۰)

اس تقریب پر سے ہمسائیوں کے ہاں سے پلاؤ اور زردہ وغیرہ حضور علیہ السلام کے گھر آیا۔ دارالمسیح میں ایک دیہاتی عورت بھی آئی ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے حضرت اُم المؤمنین کو فرمایا۔ کہ اسے بھی دیں۔ چنانچہ حضرت اماں جان نے ایک رکابی میں اسے پلاؤ زردہ ڈال کر دے دیا۔ ابھی وہ کھا ہی رہی تھی۔ کہ حضرت اقدس دوبارہ اندر تشریف لائے۔ اور اسے دیکھ کر فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو ایسا کھانا میسر نہیں آتا۔ اسے اور دیں۔ اور پھر خود رکابی میں پلاؤ زردہ ڈال کر اسے دیا:۔

(۱۱)

میری مرحومہ بیوی نے بتلایا۔ کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ذکر فرما کر مسکرا رہے تھے۔ کہ آج کل کے مولویوں کی ایسی حالت ہے کہ ایک مولوی چلا چلا کر وعظ سنا رہا تھا۔ جس کو سُنکر لوگ بڑے تنگ ہو رہے تھے۔ اس نے دیکھا۔ کہ ایک زمیندار نے اس کا وعظ سُنکر زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ تب مولوی کہنے لگا۔ کہ دیکھو۔ یہ کیسا نیک آدمی ہے اس پر اس وعظ کا کتنا اثر ہوا ہے۔ مگر تم پر اثر نہیں ہوتا۔ تم پر بھی اثر ہونا چاہیئے تھا۔ لوگوں نے اس دیہاتی سے پوچھا کہ ارے بھائی تم کیوں رو رہے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ کہ میرا ایک کٹا (بھینس کا بچہ) تھا۔ وہ بھی اس مولوی کی طرح چلا چلا کر مر گیا تھا۔ مولوی کے چلانے کو دیکھ کر مجھے وہ یاد آگیا۔ اور میں رونے لگ گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ واقعہ سُنا کر مسکراتے جاتے اور عورتوں کو بتاتے جاتے تھے۔ کہ آج کل کے مولویوں کا یہ حال ہے:۔

(۱۲)

میری مرحومہ بیوی کا والد فوت ہو گیا جس پر اُسے بڑا رنج ہوا۔ مگر ہم رخصت لے کر بجائے گھر جانے کے سیدھے قادیان آئے۔ واپسی پر میری بیوی نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ اب مجھے والد کے فوت ہونے کا صدمہ نہیں رہا۔ کیونکہ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے والد سے بڑھ کر ایک اور والد دے دیا ہے۔ اور یہ بالکل سچی اور حقیقی بات تھی واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ایسی دل میں گھر کر جاتی تھی۔ کہ جسمانی تعلقات اور رشتہ داریاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کے سامنے ہیچ نظر آتی تھیں:۔

روایات حکیم عطا محمد صاحب مالک کارخانہ مفرح نور قادیان

(۱)

میرا وطن لاہور ہے۔ میری عمر قریباً ۱۵ سال کی تھی۔ کہ والد صاحب کا سایہ میرے سر سے اُٹھ گیا۔ والد صاحب مرحوم نے اپنی زندگی میں مجھے صوم وصلوٰۃ کا پابند بنائے رکھا۔ لیکن اُن کے وفات پا جانے کے بعد مجھ میں آہستہ آہستہ سستی پیدا ہوتی چلی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کبھی نماز کا خیال بھی نہ آتا۔ اسی طرح زمانہ گزرتا چلا گیا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ مجھ کو میرے محلہ کے نمازی پکڑ کر مسجد کی طرف نماز کے لئے لے جا رہے ہیں۔ لیکن میں ان سے بھاگنا چاہتا ہوں راستہ میں ایک اونچی جگہ پر ایک نہایت خوش رُو انسان بیٹھا ہوا نظر آیا جس کا چہرہ نہایت ہی نورانی ہے۔ اور اس کے اندر سے نور کی شعاعیں نکل نکل کر دوسرے لوگوں پر پڑ رہی ہیں۔ اور وہ لوگ اس نور کی کشش کے ساتھ کھنچے ہوئے اس کے ارد گرد حلقہ باندھے بیٹھے ہیں۔ اسے دیکھ رہی میں نے پکار کر کہا۔ کہ یہ لوگ مجھے زبردستی نماز کے لئے لئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں جانا نہیں چاہتا۔ اس پر اس نورانی انسان نے اشارہ سے منع فرمایا۔ کہ اسے چھوڑ دو اور مجھے ان کے پاس بٹھا دیا۔ جو حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مجھے زبردستی پکڑے لئے جا رہے تھے۔ ان کے چہرے دھوئیں کی طرح سیاہ ہو گئے۔ اور پھر بالکل ہی غائب ہو گئے۔ جب میری آنکھ کھلی۔ تو میری عجیب حالت تھی۔ میرے دل میں اس شخص کے دیکھنے کی بڑے زور سے تڑپ پیدا ہوئی۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا۔ اور توبہ اور درود نماز پڑھنے کے بعد میں گھر سے باہر نکلا۔ جب چند قدم آگے نکلا۔ تو مجھے صوفی احمد الدین صاحب نے دور ہی سے آواز دی۔ کہ خلیفہ صاحب یہ حرف مجھے بتا جائیں (چونکہ میرے دادا اور والد صاحب حافظِ قرآن تھے۔ اور اہلِ محلہ کے استاد تھے اس لئے محلہ والے مجھے بھی بسبب استاد کا بیٹا ہونے کے خلیفہ ہی کہا کرتے تھے) میں نے انہیں وہ حرف بتا دیا۔ اور یاد بھی کرا دیا۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے نہایت محبت کے ساتھ فرمایا۔ کہ خلیفہ صاحب تم بھی کبھی میرے پاس آجایا کرو۔ اور مجھ کو قرآن شریف کا تھوڑا تھوڑا سبق دیتے رہو۔ ازاں بعد میں نے انہیں رات والی خواب سُنائی۔ یہ سنتے ہی وہ بولے کہ آپ فوراً ریل پر سوار ہو کر بٹالہ چلے جائیں اور وہاں سے اُتر کر قادیان پہنچ جائیں۔ اور اس نورانی شخص کو حالت بیداری میں دیکھ لیں۔ اگر واقعی وہی نظر آئے۔ تو پھر آپ ان کے حلقہ بیعت میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ میں دوسرے ہی دن عازم بٹالہ ہو گیا۔ اور بٹالہ پہنچ کر ریل سے اُترا۔ اور قادیان کا رُخ کیا۔ جب قادیان پہنچ کر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا۔ تو اس وقت اس مسجد میں شیخ اسمٰعیل صاحب سرساوی بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے ایک لڑکے کے ساتھ مجھے مہمان خانہ میں پہنچا دیا۔ وہاں حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے میرے ہاتھ منہ کو دھلوا کر کھانا کھلایا۔ اس کے بعد میں مسجد میں جا کر بیٹھ گیا۔ پہلے مولوی محمد احسن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اس کے کچھ منٹ بعد حضور علیہ السلام ہاتھ میں پردہ لئے ہوئے تشریف لائے۔ جونہی میری نظر حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر پڑی۔ مجھے وہی خواب والا نورانی چہرہ عین بیداری کی حالت میں نظر آگیا۔ اور میں نے اسی دن بغیر کسی دلیل اور شک و شبہ ظاہر کرنے کے بیعت کر لی۔ میری عمر اس وقت تخمیناً بیس اکیس سال کی تھی بیعت کرنے کے بعد چند روز میں قادیان دارالامان میں ٹھہرا رہا پھر حضورؑ سے اجازت لے کر واپس لاہور چلا گیا۔ میرے لاہور پہنچنے پر صوفی احمد الدین صاحب نے جماعت احمدیہ لاہور کے بعض ممبران سے میرا تعارف کرایا۔

(۲)

ایک دفعہ ایک احمدی دوست نے کسی جذبہ کے ماتحت دورانِ گفتگو میں یہ کہا کہ قادیان میں پھر محمدؐ آگئے ہیں۔ یہ بات سُنکر میں بڑا حیران ہوا۔ اور دعا کی کہ یا الٰہی اس جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ وہی محمدؐ دوبارہ آگئے ہیں۔ مرزا صاحب محمدؐ کیسے ہو سکتے ہیں۔ میں نے یہ خواب دیکھا۔ کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اُس وقت آسمان سے ایک فرشتہ نے اُتر کر مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور اُترا۔ اور وہ نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دماغ میں داخل ہوا۔ پھر تمام جسم میں سرایت کر گیا۔ اور اس وقت حضور علیہ السلام کا چہرۂ مبارک اُسی نور سے پُر ہو گیا۔ اس کے بعد اس فرشتہ نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا۔ کہ پہلے تو مرزا صاحب تھے اب واقعی محمدؐ ہو گئے ہیں۔ یہ خواب دیکھ کر مجھے حضور علیہ السلام کی اصلی شان کا علم ہوا۔ الحمد

فریضہ تبلیغ اور احباب جماعت کی ذمہ واری

تبلیغ کا فریضہ نہایت ہی اہم ہے یہ اللہ تعالےٰ کے مرسلین کا کام ہے۔ اور ان لوگوں کا جو ان کے حلقہ بیعت میں شامل ہوں۔ یہ کام اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل آسان بھی ہے۔ اور مشکل بھی ؛

جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور دنیا میں آتا ہے۔ ابتدا میں اس کی مخالفت ایسی شد و مد سے ہوتی ہے۔ کہ کوئی کمزور ایمان والا اس کی تاب نہیں لا سکتا۔ اسی واسطے ابتدا زمانہ میں بیعت کرنے والے درجہ کے لحاظ سے اعلیٰ شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ بناء مخالفت ابتدا میں بعض اصولی معاملات پر ہوتی ہے۔ اس لئے صرف درست اصولوں کو سمجھنا اور لوگوں تک پہونچانا آسان ہوتا ہے۔ اور معمولی علم والا آدمی بھی یہ فریضہ تبلیغ ادا کر سکتا ہے زیادہ تر ضرورت اس امر کی ہوتی ہے۔ کہ ایمان پختہ ہو۔ اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ ہو۔ مخالفت کی پروا نہ ہو۔ اور زبان سے اور قلم سے حسب توفیق مامور من اللہ کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔ گویا ابتدا میں راستہ کٹھن ہوتا ہے سواری ہلکی ہوتی ہے ؛

لیکن جب کچھ زمانہ اور گزر جاتا ہے۔ تو دنیا کی مخالفت باریک در باریک طریقوں سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ دشمن کی چالیں ایسی مخفی ہوتی ہیں۔ کہ اوپری نظر سے ان کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں تبلیغ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ جملہ امور کے متعلق مکمل واقفیت حاصل کر کے تبلیغ کی جائے۔ اور عوام میں سے متقی اور صاف دل لوگوں کا انتخاب کر کے ان کو تبلیغ کی جائے۔ اور ایسے رنگ سے تبلیغ کی جائے۔ جو ان کے مناسب حال ہو۔ اس زمانہ کے حالات کی مثال ایسی ہوتی ہے۔ کہ راستہ گو صاف ہے۔ لیکن سواری بوجھل ہے کیونکہ مسائل اختلافی معہ اپنی باریکیوں کے اس قدر ہو جاتے ہیں۔ کہ جب تک ہر ایک تفصیلی امر کے متعلق کسی کی تسلی نہ کر لی جائے۔ کوئی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ سلسلہ احمدیہ اب بفضلہ تعالےٰ ایسے زمانہ میں ہے۔ کہ راستہ تو بہت حد تک واضح ہو چکا ہے۔ تمام مسائل ایسے ہیں۔ کہ ان پر سیر کن بحثیں ہو چکی ہیں۔ اور لوگ ان کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں۔ لیکن باریک در باریک مخالفتوں کے طریقوں کی وجہ سے سمجھانے کے لئے پوری توجہ درکار ہوتی ہے ؛

انہی حالات کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے دنوں ایک خطبہ میں تبلیغ خاص کی سکیم کا اظہار فرمایا تھا۔ جس میں اس امر کا اظہار فرمایا تھا کہ شہروں کے لئے اور قسم کے مبلغ کام دے سکتے ہیں۔ اور دیہات کے لئے اور قسم کے۔ اور پھر حضور نے دیہات میں تبلیغ کے لئے مبلغین تیار کرنے کے لئے درخواستیں طلب فرمائی تھیں۔ اور ان کے لئے ان کی ضروریات کے مناسب حال کورس تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ کام ایک تو اس وجہ سے کہ تبلیغ کا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے مامورین کا ہے۔ اور پھر اس وجہ سے کہ اس کیطرف رہنمائی اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالےٰ) کی طرف سے ہے بہر حال بابرکت ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں اس کے لئے ان تجاویز پر عمل کرنا ضروری ہے جو تجربہ میں آ کر کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔

یہ بھی اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے ہر ایک امر کے لئے راہ نمائی فرما دی ہے۔ چنانچہ ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمودہ کو تحریر کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی شریعت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اب جبکہ اللہ تعالےٰ کے مامور کی زبانی ہمیں یہ اطلاع مل گئی۔ کہ دوسرے اضلاع پنجاب کی نسبت سے مذکورہ اضلاع کے لوگ احمدیت کے زیادہ قریب ہیں۔ تو ہمارے لئے انتخاب میدان میں تو آسانی ہو گئی۔ اب جہاں ان اضلاع کے ابتدائی بیعت کرنے والوں کا فرض ہے۔ کہ وہ حق جوار (ڈیوس) کو ادا کریں۔ وہاں دیگر ایسے دوستوں کا بھی فرض ہے۔ کہ جو ان اضلاع میں تبلیغ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ کہ ان اضلاع میں تبلیغ پر خاص زور دیا جائے۔

امید ہے کہ ان اضلاع کے احمدی احباب اور دیگر احباب جماعت تبلیغ کی طرف عام طور پر اور ان اضلاع میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دینگے۔

خاکسار عبد الرحمٰن انور انچارج تحریک جدید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت

انبیاء کی صداقت معلوم کرنے کا ایک عام فہم معیار یہ ہے۔ کہ دیکھا جائے۔ کہ جو کچھ وہ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیا خدا کی فعلی شہادت بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ جو بات خدا کسی نبی کو کہتا ہے یا کوئی نبی خدا کی طرف کوئی بات منسوب کرتا ہے۔ کوئی شخص اسے ظاہری طور پر نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے خدا تعالےٰ کو فلاں شخص سے کلام کرتے دیکھا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ذات نہاں در نہاں اور وراء الوریٰ ہے۔ کلام کرتے وقت وہ خود نبی کے سامنے بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ اسے کوئی دوسرا شخص دیکھ سکے۔ پس خدا تعالےٰ کا کسی سے کلام کرنا ایک پوشیدہ اور دوسروں کے لئے ایک غیر حسی امر ہے۔ اس کی صداقت معلوم کرنے کا طریق بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ اسے ہم خدا کی فعلی شہادت سے معلوم کریں۔ اور اس مخفی امر کو ظاہر میں پورا ہوتے دیکھ لیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ مجھ سے خدا نے یہ کہا ہے۔ کہ فلاں ملک تیرے قبضہ میں آ جائے گا۔ اور تو وہاں کا بادشاہ بن جائے گا۔ اب اگر فی الواقعہ غیر معمولی طور پر مخالف حالات کے ہوتے ہوئے وہ شخص واقعی بادشاہ بن جاتا ہے۔ تو اسے ہم خدا کی فعلی شہادت سمجھ کر اس مدعی کا دعویٰ صحیح سمجھیں گے۔ اور ان کا صادق ہونا تسلیم کر لیں گے۔ اسی معیار کی رو سے تمام انبیاء پرکھے گئے۔ اور صادق قرار پائے۔ ہمارے مخالفین کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اسی معیار سے معلوم کرنی چاہیئے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اقوام اور مختلف ملکوں کو مختلف افراد کے متعلق آپ کو بعض باتیں قبل از وقت بتائیں۔ اور وہ پوری ہوئیں۔ اور اس طرح تمام قوموں، ملکوں اور افراد پر اتمام حجت کا باعث بنیں۔

آج اس سلسلہ میں غزنوی حضرات پر اتمام حجت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی درج کی جاتی ہے۔ جس میں مسیح موعود علیہ السلام (فداہ روحی) نے ایک مخفی معاملہ کو ظاہر کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ اور جو پورا ہو چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی عبد اللہ غزنوی اس نور (احمدیت) کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف بھیجا تھا۔ اور اس نے میری نسبت گواہی دی۔ اور اس گواہی کو حافظ محمد یوسف اور اس کے بھائی محمد یعقوب نے بیان بھی کیا مگر پھر دنیا کی محبت ان پر غالب آ گئی۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ مولوی عبد اللہ نے میرے خواب میں میرے دعوے کی تصدیق کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے۔ تو اے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبد اللہ صاحب کی اولاد یا ان کے مرید یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار۔ ورنہ مجھے غالب کر اور انکو شرمندہ یا ہدایت یافتہ" مولوی عبد اللہ صاحب کے اپنے منہ کے لفظ یہ تھے۔ کہ "آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے دلائل کی تلوار دی گئی۔ اور جب میں دنیا پر تھا تو امید کرتا تھا۔ کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ یہ میری خواب ہے۔ العن من کذب والیا من صدق" (تذکرہ ص ۱۵-۱۶ تخمیناً ۱۸۷۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق

حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ایک خواب میں کی۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم اس خواب کو بناوٹی خیال کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے رسول نے اس خواب کو جو ایک پوشیدہ معاملہ تھا۔ ظاہر میں خدا کے فعل سے وابستہ کر دیا ہے۔ اور انکار کی کوئی راہ باقی نہیں چھوڑی۔

اول۔ آپ نے اس بات کی سچائی پر خدا کی قسم کھائی۔ دوئم۔ پھر اپنی اس قسم کو خدا کی فعلی شہادت سے پختہ کیا ہے۔ یعنی اگر یہ قسم جھوٹی ہے۔ تو مجھے مولوی عبداللہ صاحب سے تعلق رکھنے والوں کی زندگی میں سخت عذاب سے مار۔ ورنہ مجھے غالب کر۔ اور انکو شرمندہ یا ہدایت یافتہ کر۔ یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے کسی عذاب میں مبتلا نہیں کیا اور نہ کسی عذاب سے مارا۔ بلکہ طبعی موت دی۔ اور آپ کو مخالفین پر غالب کیا۔ اور انکی زندگی میں ہی آپ کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی ان کو دکھا دی۔ اور اس طرح بعض کو ہدایت یافتہ اور بعض کو ان کی ناکامی کی وجہ سے شرمندہ کیا۔ اور کیا یہ عجیب بات نہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی اولاد میں سے ایک فرد (مولوی داؤد صاحب غزنوی) احرار کی تحریک میں جو احمدیت کے مٹانے کے لئے شروع کی گئی تھی۔ شامل ہوئے۔ بلکہ احمدیت کے خلاف اپنا سارا زور صرف کیا۔ اور پھر احرار کے ناکام اور نامراد رہنے کی وجہ سے وہ بھی اپنے ناپاک مقصد میں خائب و خاسر رہے۔

پس خدا کے فعل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا سچا ہونا ثابت کیا۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی اولاد۔ ان کے مرید۔ اور شاگردوں کا فرض ہے۔

فَقَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا۔

(خاکسار عبدالرحمٰن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

ٹیونس میں جرمنوں پر ہوائی مار کا ریکارڈ

ٹیونس اور بیزرٹا کی جنگ میں جرمنوں کو اتحادی ہوائی جہازوں سے جو مار پڑی ہے، اس مقابلے میں ۱۹۳۹ء میں پولینڈ میں اور ۱۹۴۰ء میں فرانس میں جرمنوں کی شدید ترین بمباریاں بالکل ہیچ ہیں۔ اخباری نمائندوں کا بیان ہے کہ بعض اوقات اتحادی ہوائی جہاز اس کثرت سے آتے تھے۔ کہ لڑائی کے بجائے ہوائی جہازوں کے مظاہروں کا گمان گذرتا تھا۔ ایک موقعہ پر ایک دن میں اتحادی ہوائی جہازوں نے ۲۵۰۰ چھاپے مارے۔ سب سے زیادہ مار ایک تنگ علاقے میں جرمنوں پر پڑی۔ جو صرف چار میل لمبا اور ایک ہزار گز چوڑا تھا۔ یہ علاقہ معجز الباب اور ٹیونس کے سامنے تھا۔ اور اس میں دشمن کی فوجیں جمع تھیں۔ نو گھنٹے متواتر و مسلسل بمباری کی گئی اور ایک منٹ بھی ایسا نہیں گذرا جب بم نہ برسائے گئے ہوں۔ ایک ہوائی جہاز کے بم گراتے ہی دوسرا فوراً اس کی جگہ آ موجود ہوتا تھا۔ اس ہوائی مار کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جرمنوں کے مورچے ٹوٹ گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کے چھکے چھوٹ گئے۔

چار دن میں ایک ہزار میل لمبا گرم کپڑا

گذشتہ سال ایک موقعہ پر برطانیہ نے چار دن کے اندر اندر روس کو اتنا گرم کپڑا بھیجا۔ جسے بحیرہ ابیض سے پھیلایا جائے۔ تو اس کا دوسرا سرا بحیرہ اسود تک جا پہنچے۔ ان دونوں سمندروں کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ ہے۔

برطانیہ کے کارخانے روسیوں کے لئے مزید گرم کپڑا تیار کر رہے ہیں۔ یہ کپڑا ان غیر مصافی روسیوں کے لئے ہوگا۔ جو ان علاقوں میں آباد ہیں۔ جو روسیوں نے جرمنوں سے آزاد کرائے ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲/۵/۴۳ بروز جمعرات؛ بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے سید محمد صدیق صاحب ہاشمی کا نکاح عزیزہ ثروت بنت میاں عبدالرشید صاحب آف لاہور سے بعوض مبلغ/۱۵۰۰ روپے مہر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ (ڈاکٹر) غلام غوث قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۹ر مئی۔ جرمن فوجوں نے بڑے پیمانہ پر موسم گرما کا نیا بڑا حملہ شروع کر دیا ہے یہ حملہ ماسکو سے ڈھائی سو میل کے فاصلے پر شروع ہوا ہے۔ جرمن فوجیں بھاری ٹینکوں ہوائی جہازوں اور بکتر بند گاڑیوں کا ایک طوفان اپنے ساتھ لئے ماسکو کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں کی ایک اور بڑی فوج کا کیشیا کی پہاڑیوں میں باکو کے تیل کے چشموں کی طرف بڑھنے کے لئے پر تول رہی ہے۔ جرمن ہائی کمان اس طرح روسی دفاعی قوت کو دو حصوں میں بانٹ دینا چاہتا ہے۔ یہ حملہ بڑا سخت ہے۔ اور جرمن ہائی کمان نے کئی ڈویژن تازہ دم فوج میدان جنگ میں اتار دی ہے۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لبیا۔ مصر اور ٹیونس کی لڑائیوں میں دشمن کو اپنے چھ لاکھ سپاہیوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔ تین اطالوی فوجیں چھ آرمی کور یں۔ پچیس ڈویژن اور چھ رجمنٹیں کام آئیں۔ اور جرمنوں کو دو فوجوں اور گیارہ ڈویژنوں سے محروم ہونا پڑا۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ خواجہ سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال نے کل ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بنگال کے تین چوتھائی باشندے ہماری وزارت کے حامی اور مددگار ہیں۔ بنگال کے مسلم ونیا مسٹر جناح کے احکام کے منتظر ہیں۔ اور وہ ہم پر بھروسہ رکھیں کہ ہم نہ صرف اپنے عہدوں سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ہم ان کا حکم آنے پر ہر ممکن قربانی کرینگے۔ ہم دیدہ دانستہ اس راستے سے سر مو انحراف نہیں کریں گے جو مسٹر جناح ہمارے لئے تجویز فرمائیں گے۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ جنگ کے متعلق ہٹلر کے ارادے کیا تھے؟ ان کا اظہار اس نے ۲۲ر اگست ۱۹۳۹ء کو اپنے فوجی سپہ سالاروں اور کمانڈروں کے ایک خفیہ اجلاس میں کیا تھا۔ اس کی یہ تقریر اب پہلی مرتبہ امریکہ کی خبر رساں ایجنسی ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ لوئیس پی۔ لوکنر نے ایک کتاب میں درج کی ہے۔ اس کے بیان کے مطابق ہٹلر نے اپنے جرنیلوں سے کہا۔ ہماری طاقت کا راز ہماری برق رفتار اور ہماری وحشیانہ سنگدلی میں مضمر ہے۔ ہماری جنگ کا مقصد خاص حدود تک پہنچنا

نہیں بلکہ دشمن کو بالکل ختم کر دینا ہے۔ چھوٹی چھوٹی حکومتیں مجھے ڈرا نہیں سکتیں۔ کمال کی وفات کے بعد ترکی میں فاتر العقل اور نیم احمقوں کی حکومت ہے۔ رومانیہ کا بادشاہ کیرول بدمعاش اور عورتوں کا غلام ہے۔

نئی دہلی ۱۹ر مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق جب سے جاپانیوں نے ملایا پر قبضہ کیا ہے۔ ملایا کی ۶۰ فیصدی چاول کی پیداوار جاپان کو بھیجی جا رہی ہے۔ اس وقت سے جاپانیوں نے زیادہ سے زیادہ اجناس پیدا کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ ان کی سکیم یہ ہے کہ سال میں دو بار چاول کی فصل ہو۔

لاہور ۱۹ر مئی۔ گندم ۱۱ روپے ۸ آنے۔ چنے ۱۰ روپے۔ توریہ ۱۲ روپے ۸ آنے۔ ماش سبز ۸-۳ سیر فی روپیہ۔ ماش سیاہ ۱۲-۳ سیر فی روپیہ۔ چاول جھونا ۱۹ روپے پرمل ۲۱ روپے۔ باسمتی ۲۳ روپے۔ مونگی ۹ روپے ۸ آنے۔

امرتسر ۱۹ر مئی۔ سونا ۸-۹۸ روپے چاندی ۰-۸-۱۳۸ روپے۔ پونڈ ۰-۶۵ روپے

لنڈن ۱۹ر مئی۔ اخبار "سنڈے ڈسپیچ" کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مسولینی اپنی حکومت اور اپنے ذاتی اقتدار کو برقرار رکھنے اور اٹلی کو مزید تباہی سے بچانے کے لئے وہی پارٹ ادا کرنے پر غور کر رہا ہے۔ جو ڈارلان نے فرانس میں کیا تھا۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا۔ تو اطالوی حکومت اور مسولینی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ایسا دکھائی دے رہا ہے کہ بحیرۂ روم کے ساحل کی حفاظت کا بار اٹلی کو اٹھانا ہوگا۔ اٹلی کے وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کے لوگ حوصلے سے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ شمالی افریقہ میں گرفتار شدہ جرمن اور اطالوی جرنیلوں کی تعداد ۲۶ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں ۱۶ جرمن اور دس اطالوی ہیں۔ جرمن ہوائی بیڑے کا کمان افسر بھی ان میں شامل ہے۔ افریقہ کے اطالوی کمانڈر انچیف کو آج بذریعہ ہوائی جہاز برطانیہ لایا گیا ہے۔ اٹلی کے دوسرے سرکردہ قیدی

اس کے ساتھ ہیں۔

واشنگٹن ۱۹ر مئی۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مسٹر چرچل کے ساتھ بات چیت تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے مگر ابھی ختم نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ جنرل آئزن ہوور کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ٹیونیشیا میں اس وقت تک دو لاکھ سے زیادہ محوری سپاہی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جو جنگی سامان ہاتھ آیا ہے۔ اس کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ نائب وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے کل دارالعوام میں بتایا۔ کہ افریقہ اور مڈل ایسٹ کی لڑائیوں میں جرمنی کے دو لاکھ بیس ہزار۔ اٹلی کے چار لاکھ اور اتحادیوں کے دو لاکھ بیس ہزار سپاہی مارے گئے۔ زخمی یا قید ہوئے ہیں۔ مسٹر ایٹلی نے ٹیونیشیا کی فتح پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا ریزولیوشن ہاؤس میں پیش کیا۔ ان کے بیانات کے بعد ہاؤس کا خفیہ اجلاس شروع ہو گیا۔

دہلی ۱۹ر مئی۔ حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ کپاس کی موجودہ فصل میں وعدے پر بیوپار کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

کلکتہ ۱۹ر مئی۔ سر عزیز الحق نے یہاں ایک تقریر میں کہا۔ کہ اشیاء خورونوش کی سپلائی میں جو گڑبڑ پیدا ہو رہی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے سنٹرل گورنمنٹ صوبائی حکومتوں کی ہر ممکن مدد کرے گی۔

واشنگٹن ۱۹ر مئی۔ مسٹر روزویلٹ نے موسیو سٹالن کو ایک پیغام بھیجا۔ جس میں کہا ہے کہ اب ہوائی حملوں کی ابتداء ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہر ایک محاذ پر ہمیں شاندار کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ ایک جاپانی آبدوز نے تین ہزار ٹن وزنی آسٹریلین ہسپتالی جہاز کو غرق کر دیا ہے۔ جو بین الاقوامی قوانین کے مطابق سفر کر رہا تھا۔ آسٹریلین گورنمنٹ نے اس پر احتجاج کیا ہے۔

دہلی ۱۹ر مئی۔ ہماری فوج کے ایک دستہ نے اراکان کے کنارے مانگڈاؤ پر کامیاب چھاپا مارا۔ جاپانیوں کے ساتھ دو بدو سنگینوں کی لڑائی میں ۱۸ جاپانی مارے گئے۔ برطانی طیارے دشمن کے ٹھکانوں پر برابر حملے کرتے رہے۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ برطانی آبدوزیں بحیرۂ روم میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دشمن کے جہازوں پر زور کے حملے کر رہی ہیں۔ کل سسلی کے شمالی کنارے کے پاس ایک اطالوی تباہ کن غرق کر دیا گیا۔ ایک اور اوسط درجہ کے جہاز اور ایک مال لے جانے والے جہاز پر سیدھے نشانے لگے۔ بحیرہ ایجین میں بھی ایک جہاز ڈبو دیا گیا۔ اگسٹا کی بندرگاہ پر بھی بڑے زور کا حملہ کیا گیا۔ اور اس میں کھڑے ہوئے ایک جہاز کو جس پر فوجیں سوار تھیں۔ نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ امریکن طیاروں نے کل بھی شمالی فرانس میں دشمن کے ہوائی اڈوں پر حملے کئے۔ گذشتہ جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے روز امریکن طیاروں نے دشمن کے مقبوضات پر حملوں کے دوران میں ۱۲۹ جرمن طیارے برباد کئے۔ جرمنی میں دو بند ٹوٹنے سے اب تک ۵۴ شہروں اور دیہات میں پانی پھیل چکا ہے۔ اور ۲۵ ہزار سے زیادہ لوگ بے خانماں ہو چکے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک بند میں ۱۳ کروڑ چالیس لاکھ ٹن پانی تھا۔ ابھی تک یہ پانی برابر پھیل رہا ہے۔ اور ریلوے انجن بنانے کے کئی کارخانے۔ بجلی گھر۔ اور دوسرے ٹھکانے زیر آب ہو چکے ہیں۔ سڑکوں پر پانی ہی پانی نظر آ رہا ہے۔

ماسکو ۱۹ر مئی۔ روسی محاذ پر کسی خاص تبدیلی کی اطلاع نہیں آئی۔ روسی توپوں نے نووورسسک کی جرمن قلعہ بندیوں کو کئی جگہ سے توڑ دیا ہے۔

لنڈن ۱۹ر مئی۔ گذشتہ شنبہ کو برما کے صوبہ یونن میں جاپانیوں نے بہت بڑا ہوائی حملہ کیا تھا۔ جس میں ۷۱ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا تھا۔ امریکن ہیڈ کوارٹرز سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے ۱۷ جاپانی طیارے گرا لئے۔ اور شاید دو اور بھی برباد کر دئے گئے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر